عدلیہ کے سربراہ، عہدیداروں اور ملازمین سے ملاقات - 28 /Jun/ 2022

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے آج (منگل) صبح عدلیہ کے سربراہ اور عدلیہ کے عہدیداروں اور ملازمین کے ایک گروہ سے ملاقات میں "معاشروں میں ناقابل تغیر الہی روایات" کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ایرانی قوم اور اسلامی جمہوریہ کی قابل فخر اور حیرت انگیز کامیابی کی وجہ 1981 کے بڑے اور تلخ واقعات کے مقابل استقامت و جدوجہد اور دشمنوں سے خوفزدہ نہ ہونا تھی اور اس الہی روایت کو ہر دور میں دہرایا جا سکتا ہے اور ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ 2022 کا خدا وہی1981 والا خدا ہے۔

انہوں نے عدلیہ کو ملکی معاملات میں ایک اہم اور بااثر ستون بھی قرار دیا اور اس شعبہ کے عہدیداروں کو آٹھ نصیحتیں کیں جیسے اصلاحی دستاویز پر ہر سطح پر سنجیدگی سے عمل درآمد، بدعنوانی کے خلاف سنجیدہ جنگ، عوامی حقوق کے غلط استعمال کی روک تھام، لوگوں کی ذہنی سلامتی کا خیال رکھنا، مقننہ سے عدلیہ کے روابط کی تبظیم اور آخر میں عوامی رائے عامہ میں موضوع بحث بننے والے مقدمات کو سرانجام تک پہنچانا۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اس ملاقات میں شہید آیت اللہ بہشتی اور 7 تیر کے دیگر شہداء کی یاد میں شہید بہشتی کو حقیقی معنوں میں ایک ممتاز شخصیت قرار دیا اور 7 تیر 1360 سے قبل آنے والے مہینوں کے پیچیدہ اور خاص حالات کا ذکر کیا اور اس کے بعد فرمایا: اس وقت کے حالات کا جائزہ لینا آج ہمارے لیے نصیحت آموز اور سبق آموز ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے سنہ 1981 کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے اور 27 جولائی سے پہلے کے مہینوں میں مسلط کردہ جنگ کی مشکل صورت حال اور صدام کی فوجوں کی مغرب اور جنوب کے کئی بڑے شہروں کی طرف پیش قدمی کی طرف اشارہ کیا اور مزید کہا: جنگ کے مشکل اور برے حالات کے ساتھ ساتھ منافقین نے بھی عملی طور پر خانہ جنگی شروع کر دی تھیہ اسی طرح سیاسی طور پر بھی 7 تیر سے چند روز قبل پارلیمنٹ نے صدر کی نااہلی کے حق میں ووٹ دیا تھا اور ملک کا کوئی صدر نہیں تھا۔ ایسے حالات میں انقلاب اور نظام سے شہید بہشتی جیسا ستون چھین لیا گیا۔

انہوں نے 7 تیر کے واقعے کے دو ماہ بعد ملک کے صدر اور وزیر اعظم کی شہادت اور اس کے بعد طیارہ حادثے میں متعدد سینئر کمانڈرز کی شہادت کا بھی حوالہ دیا اور کہا: ‘‘نوجوان اور نئی نسل ان واقعات سے واقف نہیں ہیں اور انھیں ان مسائل کا مطالعہ کرنا چاہیے اور ان کے بارے میں غور و فکر کرنی چاہیے۔ آپ کو کونسی حکومت اور ملک معلوم ہے جو ایسے تلخ اور ہولناک واقعات کے سامنے کھڑی رہ سکی ہو؟‘‘

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے فرمایا: ان تمام واقعات کے سامنے امام دماوند پہاڑ کی طرح سربلند کھڑے رہے اور دلسوز حکام، عوام اور انقلابی جوان بھی کھڑے رہے اور ملک کے حالات کو 180 درجہ بدلنے میں کامیاب ہوئے اسطرح کہ پے در پے ناکامیاں پے در پے فتوحات میں بدل گئیں، منافقین سڑکوں سے غائب ہو گئے، فوج اور سپاہ مضبوط ہو گئی اور ملک معمول پر آ گیا۔

آیت اللہ خامنہ ای نے بعض داخلی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے بعض مقامات پر دشمن کے خوشحالی کا

ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا: 1981 اور اس کے بعد گزشتہ چار دہائیوں میں دشمن بعض مواقع پر خوشحال اور پر امید ہو گیا ہیں اور اس نے تصور کیا کہ انقلاب اور نظام ختم ہو رہا ہے لیکن یہ امید مایوسی میں بدل گئی ہے اور ان کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اس مایوسی کا راز نہیں سمجھتے۔

انہوں نے تاکید کی: دشمن یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس دنیا میں سیاسی حسابات کے علاوہ اور بھی کچھ حسابات ہیں جو الہی روایات ہیں۔
رہبر معظم انقلاب اسلامی نے خدا کے دین کی مدد کرنے یا خدا کی نعمتوں کے کفران کے نتیجہ کے بارے میں قرآن میں الہی روایات اور قوانین کی مثالوں کی طرف اشارہ کیا اور مزید فرمایا: قرآن کریم الہی روایات سے متعلق موضوعات سے بھرا ہوا ہے اور ان کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر معاشرے دشمنوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور خدا پر بھروسہ کرکے اپنے فرائض کو پورا کرتے ہیں تو اس کا نتیجہ فتح اور ترقی ہے، لیکن اگر وہ انتشار، لالچ اور سستی کا شکار ہوں تو نتیجہ ناکامی کی صورت میں نکلتا ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے علمی طور پر الہی روایات کو معاشرتی نقطہ نظر سے جانچنے کی ضرورت پر زور دیا اور اس حصے میں اپنیہ باتوں کو یوں تمام کیا: 1981 میں ایرانی قوم ایک الہی روایات کے مدار میں رہ کر دشمن کو مایوس کرنے میں کامیاب ہوئی تھیہ یعنی جہاد اور مزاحمت۔ آج وہی اصول و قوانین نافذ ہیں، اور 2022 کا خدا وہی ہے جو 1981 کا خدا تھا، اور ہمیں اپنے آپ کو خدائی روایات کے مصداق کے طور پر قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ نتیجہ ترقی اور فتح ہو۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے مزید عدلیہ کو پورے ملک میں ایک اہم اور بااثر ستون قرار دیا اور فرمایا: قرآن کریم کی آیات کے مطابق اسلامی حکومت کا فریضہ نماز قائم کرنا ہے جس کا مطلب ہے کہ اسلامی جمہوریہ میں عبادت کی روح کو وسعت دینا، اور زکوٰۃ ادا کرنا، جس کا مطلب اسلامی معاشرے میں عدل و انصاف کی برقراری ہے، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے مراد عدل، انصاف، اخوت کا فروغ اور ظلم، بدعنوانی اور امتیازی سلوک کی ممانعت جیسی اقدار کا حکم ہے جس پر آئین میں بھی زور دیا گیا ہے اور عدلیہ کے فرائض میں شامل ہے۔

انہوں نے مزید کہا: "اگر یہ فرائض عدلیہ اور انصاف کی مختلف سہولیات کو استعمال کرتے ہوئے ادا نہیں کیے گئے تو یہ خدائی نعمتوں کو ضائع کرنے کی ایک مثال ہے اور ہم اس جانب سے نقصان اٹھائیں گے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے عدلیہ کے سربراہ کو ایک مومن، انقلابی، محنتی، مقبول، رسمی چیزوں سے دور، عدلیہ کے مختلف پہلوؤں سے واقف اور ناقدین پر توجہ دینے والا قرار دیا اور حکام اور عملے کو آٹھ نصیحتیں کیں۔

پہلی نصیحت میں انہوں نے گزشتہ انتظامی دور میں تیار کی گئی اصلاحی دستاویز کو سب سے زیادہ ترقی پسند اصلاحی دستاویزات میں شمار کیا اور کہا: اس دستاویز پر عمل کیا جائے اور اس کی بنیاد پر شخصیات اور کیڈر کی تعمیر کی جائے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اصلاحی دستاویز کے نفاذ کو مخالفتوں کے مقابلے میں ردعمل کو روکنے کا ذریعہ قرار دیا اور فرمایا: چیف جسٹس دستاویز کے پابند ہیں، لیکن دیگر سطحوں پر، بشمول تمام ججز، عملہ اور

منیجرز، اس کی بھرپور طریقے سے پیروی کی جانی چاہیے، البتہ کچھ رپورٹس کے مطابق، اس حوالے سے اس پر صحیح طریقے سے عمل درآمد نہیں کیا گیا ہے۔

"بدعنوانی کے خلاف سنجیدہ جنگ" آیت اللہ خامنہ ای کی عدالتی عہدیداروں کو اگلی تاکید تھی۔

انھوں نے عدلیہ کے سربراہ کے ان الفاظ کی تصدیق کی کہ "عدلیہ کے اندر بدعنوانی کا مقابلہ کرنا اولین ترجیح ہے"، اور تاکید کہ ججوں کی اکثریت عزت دار، پاک دامن، شریف، دیانتدار اور محنتی ہے لیکن چند کرپٹ لوگوں کے ساتھ جو کام اور افراد کی ساکھ کو نقصان پہنچاتے ہیں نمٹا جانا چاہیے۔ بلاشبہ، بدعنوانی کے خلاف جنگ میں، بنیادی کام کرپٹ ڈھانچے کا مقابلہ کرنا اور انہیں توڑنا ہے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے عدالتی قوانین کے علم کی تقویت اور کمزور یا معیوب فیصلوں کے اجراء کو روکنے پر زور دیتے ہوئے اگلی تاکید میں معزز اور محنتی ججوں اور عملے کی حوصلہ افزائی پر تاکید کی۔

"عدلیہ کے کسی بھی قابونی اختیارات اور کاموں کا معطل نہ ہونا" عدالتی حکام کو آیت اللہ خامنہ ای کی ایک اور تاکید تھی، جنہوں نے اس سلسلے میں کہا: مثال کے طور پر، عوامی حقوق کے شعبے میں اٹارنی جنرل کے فرائض ہیں جو عوامی حقوق کے غلط استعمال کو مکمل مشاہدے کے ساتھ روکیں اور یقیناً جذبات اور بیان بازی سے دور رہیں۔
انھوں نے جرائم کی روک تھام کو عدلیہ کے اہم کاموں کی ایک اور مثال قرار دیتے ہوئے کہا: "مثال کے طور پر، شہروں اور دیہاتوں میں زمین کی ملکیت کا تعین کرنے کے قانونی فریضہ کے مطابق عمل کرتے ہوئے زمینوں پر قبضے اور کوہ پیمائی جیسے جرائم کی روک تھام کی جانی چاہیے۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے چھٹی تاکید میں "عدلیہ اور عدالتی افسران کے درمیان تعلقات کو منظم کرنے" پر تاکید کی اور فرمایا: افسران کی کراکردگی کی نگرانی اور دیکھ بھال کی جائے تاکہ ملزم زیادتی یا شدت پسندی کا شکار نہ ہو۔ عدلیہ کو افسر سے متاثر نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے مسائل سے آزادانہ طور پر نمٹنا چاہیے۔ یقیناً افسران کی ماہرانہ آراء کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔
انھوں نے مزید کہا: "عدلیہ سے افسران کی شکایتوں میں سے ایک قانونی خلا کی وجہ سے بعض مقدمات کا ترک کرنا ہے، جب کہ اس خلا کو قوانین کی تکمیل سے پر کیا جانا چاہیے۔"

آیت اللہ خامنہ ای نے اپنی اگلی تاکید میں عوام کی نفسیاتی سلامتی کے لیے عدلیہ کی ذمہ داری کا حوالہ دیا اور فرمایا: نفسیاتی تحفظ عوامی حقوق میں سے ہے اور عدلیہ کو افواہوں، دہشت پھیلانے والے بیانات اور جھوٹ کے ذریعے
میڈیا اور سائبر اسپیس میں لوگوں کے ذہنوں کو مخصوص یا نامعلوم افراد کی جانب سے منتشر کرنے کی روک تھام کرنی چاہیے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اپنی آٹھویں اور آخری تاکید میں رائے عامہ میں اہم اور مختلف مقدمات جیسے فیکٹری کے مسائل یا غیر قانونی قبضوں کے موضوع بحث بننے کا ذکر کرتے ہوئے تاکید کی: عوامی رائے عامہ میں

موضوع بحث بننے والے مقدمات کے زخموں کو اسی طرح نہیں چھوڑنا چاہیے۔ ہر کیس کو آخر تک جاری رکھیں اور حتمی شکل دیں۔

انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں عدالتی کام کو مشکل ترین کاموں میں سے ایک کام قرار دیا اور کہا: یقیناً اگر آپ اس کام کو خدا کے لیے اور الہی رہنمائی کے ساتھ کریں گے تو اس کا اجر بھی عظیم ہوگا۔

اجلاس کے آغاز میں عدلیہ کے سربراہ حجۃ الاسلام والمسلمین محسنی اژہ ای نے حالیہ عرصے میں عدلیہ کے اقدامات کے بارے میں رپورٹ پیش کی، جس میں عوام کے مختلف طبقات کے ساتھ زیادہ رابطے اور دیگر شعبوں کے ساتھ باہمی رابطوں کو مضبوط بنانے، عدالتی اصلاحی دستاویز پر عملدرآمد کی کوشش، عدالتی خدمات میں نئی ٹیکنالوجیز کے استعمال میں پیشرفت، پیداوار اور اسکی رکاوٹوں کو دور کرنے میں معاونت، محروم علاقوں میں کچھ عدالتی خدمات کو مفت کرنا، بدعنوانی کے خلاف سنجیدہ جنگ، خاص طور پر عدلیہ کے اندر، عوامی رائے عامہ میں بحث شدہ ہائی پروفائل اور اہم مقدمات کو ترجیح دینا، نگرانی کو تیز کرتے ہوئے ضروری قوانین اور ضوابط پر عمل درآمد پر زور دینا، ساتھ ہی ملازمین کے حالات زندگی کو بہتر بنانے اور عدلیہ کے بجٹ کی بنیاد کو مضبوط بنانے کے لیے مسلسل اور جاری پیروی جیسے اقدامات شامل تھے۔